از عدالتِ عظمیٰ

سینٹرل بیرو آف انوسٹگیشن

بنام

نذیر احمد شیخ

تاریخ فیصلہ: 5 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973

دفعات 20(4)، 167(b)، 302- قتل- فرد قرار داد جرم- حدِ مدتِ یکسال گرفتاری کے اگلے دن سے شمار مانی جائے گی۔- نامزد عدالت نے اس فرد قرار داد جرم کو دفعہ 20(4) یعنی ایک سال کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر دائر نہ کرنے کا فیصلہ جائز نہیں ٹھہرایا۔—وقت میں توسیع کے لیے عدالت سے اجازت لینے کے لیے بعد میں ترمیم- جہاں ترمیم سے پہلے گرفتاری کی گئی تھی وہاں اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری: فوجداری اپیل نمبر 43، سال 1996۔

سری نگر میں ایڈیشنل جج نامزد عدالت (TADA) کے ایف نمبر 1090 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل اے جے رام اور سی وی ایس راؤ۔

جواب دہندہ کے لیے ٹی کے گوپی ناتھ، آر ساسپر بھو اور آر ایس سودھی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

اگرچہ مدعاعلیہ کو نوٹس کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، لیکن اسے ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں کیا گیا ہے، ہم عدالتی معاون آر ایس سودھی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ عدالت کو عدالتی معاون کے طور پر مدد کریں۔ ہم ان کی طرف سے فراہم کردہ قیمتی مدد کے لیے تعریف کا اظہار کرتے ہیں۔ حقائق منصفانہ طور پر متنازعہ نہیں ہیں۔ 26 اکتوبر 1990 کو صبح تقریباً 9 بج کر 30 منٹ پر بی ایس ایف کے انسپکٹر دھرم ویر کو کچھ ملزم افراد نے مجرمانہ سازش کے تحت اس وقت اغوا کر لیا جب وہ نشاط سے سری نگر جانے والی منی بس میں سفر کر رہے تھے۔ ملزم نذیر احمد شیخ گُل ڈنٹر نے اسے اپنی AD-56 رائفل سے گولی مار کر ہلاک کر دیا جس کے نتیجے میں انسپکٹر دھرم ویر کی فوری موت ہو گئی۔ تحقیقات کے دوران، بازیافت کی گئی اور دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر، ایکٹ) کی دفعہ 15 کے تحت ایک اعتراف بیان برآمد کیا گیا۔ اس کے علاوہ تحقیقات میں دیگر شواہد بھی اکٹھے کیے گئے ہیں۔ 6 مارچ 1992 کو نامزد عدالت کے سامنے ایک مواد کے ساتھ فرد قرار داد جرم دائر کی گئی جس میں فرد قرار داد جرم داخل کرنے میں تاخیر کی وجوہات بیان کی گئیں۔ 29 دسمبر 1992 کے حکم نامے کے ذریعے نامزد عدالت نے مدعاعلیہ کو اس بنیاد پر ضمانت دے دی ہے کہ چونکہ یہ واقعہ 26 اکتوبر 1990 کو پیش آیا تھا اور فرد قرار داد جرم 6 مارچ 1992 کو متعلقہ کیس ڈائری طلب کیے بغیر دائر کی گئی تھی۔ اس حکم کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے، مذکورہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

ان حقائق سے یہ اختلاف نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کی گرفتاری 8 مارچ 1991 کو ہوئی اور فرد قرار داد جرم 6 مارچ 1992 کو دائر کی گئی۔ سوال یہ ہے کہ آیا فرد قرار داد جرم وقت کے اندر دائر کی گئی تھی یا آیا ملزم فرد قرار داد جرم داخل کرنے میں ناکامی پر توسیع کا حقدار ہے۔ دفعہ 20(4) فرد قرار داد جرم دائر کرنے کے حوالے سے فوجداری ضابطہ اخلاق، 1973 (مختصر طور پر، 'ضابطہ') کی دفعہ 167 کے تحت مقرر کردہ وقت میں ترمیم سے متعلق ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ فرد قرار داد جرم میں یہ الزام ہے کہ افسر کا قتلِ عمد کیا گیا تھا، ملزم تعزیرات ہند کی دفعہ 303 کے تحت اثباتِ جُرم کا ذمہ دار ہے۔ دفعہ 167 کی شق (b) لاگو ہو گی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) کے حوالے سے الفاظ 15 دن، 90 دن اور 6 ماہ جہاں کہیں بھی ایک سال اور ایک سال کے حوالے سے سمجھا جائے گا جیسا کہ دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب ملزم کو 8 مارچ 1991 کو گرفتار کیا گیا ہے تو تفتیشی افسر کو گرفتاری کی تاریخ سے 24 گھنٹوں کے اندر اسے دائرہ اختیار والے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نتیجتاً، ایک سال کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حد چلنا شروع ہو جائے گی اور گرفتاری کی اگلی تاریخ یعنی 9 مارچ 1991 سے شمار کی جائے گی۔ چونکہ فرد قرار داد جرم 6 مارچ 1992 کو دائر کی گئی ہے، اس لیے نامزد عدالت کا یہ مؤقف جائز نہیں تھا کہ فرد قرار داد جرم ایکٹ کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) یعنی ایک سال کے تحت مقرر کردہ حد کے اندر دائر نہیں کی گئی تھی۔ وقت میں توسیع کے لیے عدالت سے اجازت لینے یا ان بنیادوں کو ظاہر کرنے کے لیے ضروری مواد داخل کرنے کے لیے قانون میں بعد میں کی گئی ترمیم میں کوئی درخواست نہیں ہے جس کی بنیاد پر تحقیقات مدت کے اندر مکمل نہیں ہو سکی کیونکہ گرفتاری قانون میں ترمیم سے پہلے کی گئی تھی۔

ان حالات میں نامزد عدالت واضح طور پر ملزم کو توسیع دینے میں غلطی کر رہی تھی۔ حکم اسی کے مطابق کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہ پہلے ہی دیگر مقدمات کے سلسلے میں حراست میں ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document